کوشش کامیابی کی کنجی ہے

06-February-2020

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

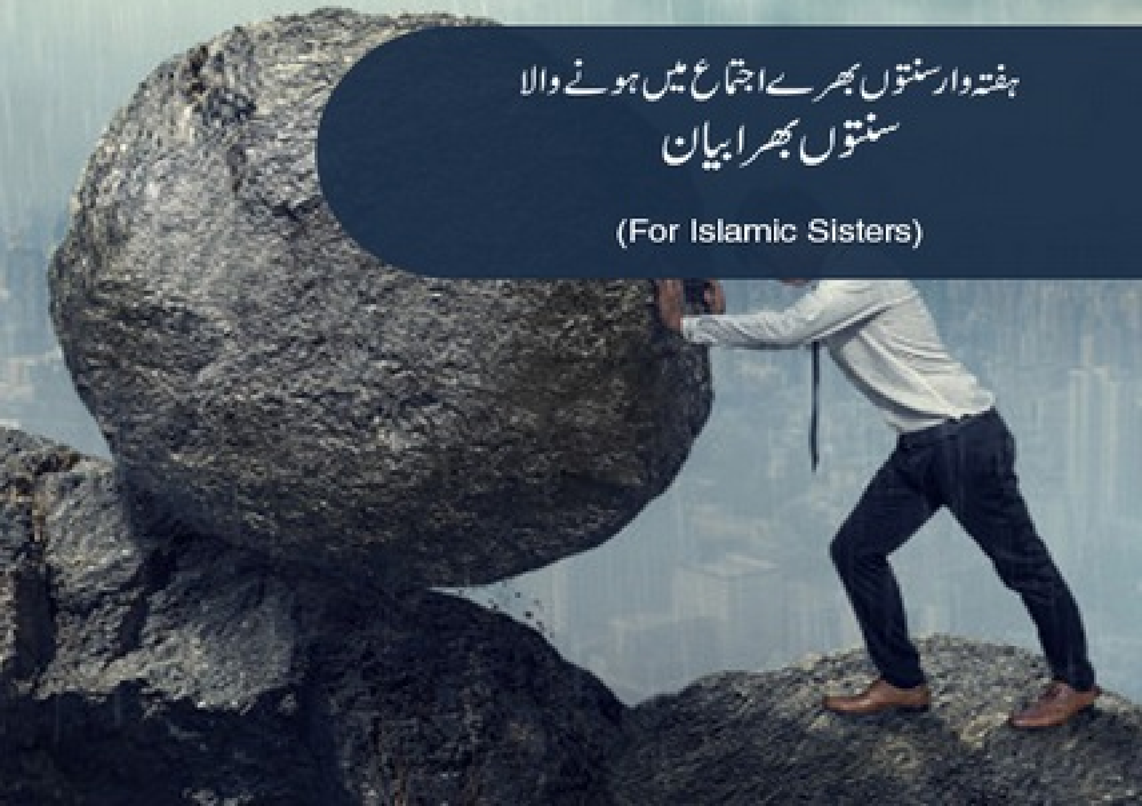

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰه

اَلصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰه وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰه

درودِ پاک کی فضیلت

مکی مَدَنی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رحمت نشان ہے:

مَامِنْ عَبْدَیْنِ مُتَحَابَّیْنِ فِی اللّٰهِ یَسْتَقْبِلُ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَیُصَافِحُه وَیُصَلِّیَانِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِلَّا لَمْ یَفْتَرِقَا حَتّٰی تُغْفَرَ ذُنُوْبُهُمَا مَا تَقَدَّمَ مِنْهُمَا وَمَا تَأَخَّرَ

یعنی اللہ کریم کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی پاک صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر دُرودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵ حدیث: ۲۹۵۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کرلیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ“ مسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (1)

1 ۔۔۔ معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی۔۔۔الخ، ۱۸۵/۶، حدیث: ۵۹۴۲

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا کے معاملات ہوں یا آخرت کا میدان، کامیابیاں پانے کے لیے کوشش (Effort) بہت ضروری ہے۔ اسی لیے کہا جاتا ہے کہ **"کوشش کامیابی کی کنجی ہے۔"** آج کے بیان میں ہم کوشش کی اَہَمِّیَّت کے بارے میں سننے کے ساتھ ساتھ یہ بھی سنیں گی کہ کن کاموں میں کوشش کرنی چاہیے۔ رضائے الٰہی پانے سے بڑی کامیابی اور کوئی نہیں ہوسکتی، اتنی بڑی کامیابی حاصل کرنے کے لیے کس چیز میں کوشش کرنی چاہیے، یہ بھی آج بیان کیا جائے گا۔ دنیا و آخرت کی کامیابیاں پانے کے لیے **ماں باپ کی فرمانبرداری** اور دِیگر نیکیاں کمانے کے لیے کوشش کرنا کتنا

ضروری ہے، یہ بھی سننے کی سعادت حاصل کریں گی۔ مسلسل کوشش کتنی بڑی بڑی کامیابیاں دلوا سکتی ہے، اس کے واقعات سمیت کئی اور نکات بھی آج کے بیان میں سنیں گی۔

آیئے! کوشش کی اَہَمِّیَّت پر مُشْتَمِل ایک **سبق آموز حکایت** سنتی ہیں:

چیونٹی کی کوشش

کہتے ہیں: ایک بادشاہ نے کسی علاقے کو فتح کرنے کے لیے چھ(6) سے زیادہ بار حملے کئے مگر وہ علاقہ فتح کرنے میں ناکام رہا۔ جب اس کا آخری حملہ بھی ناکام ہو گیا تو وہ تھک کر مایوسی کی حالت میں کمرے میں آرام کرنے کی غرض سے لیٹ گیا۔ لگاتار ناکام ہو جانے والے حملوں کا سوچتے ہوئے اچانک اس کی نظر کمرے کی دیوار پر چڑھتی ہوئی ایک چیونٹی پر پڑی۔ جو بار بار گِرنے کے باوجود دیوار پر چڑھنے کا ارادہ نہیں چھوڑتی تھی۔ کئی بار تو وہ دیوار (Wall) کے آخری سِرے کے بہت ہی قریب پہنچ جاتی مگر پھر نیچے گِر جاتی اور دوبارہ سے دیوار پر چڑھنے کی کوشش میں لگ جاتی۔ آخر کار مسلسل کوشش کے بعد وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو ہی گئی۔ بادشاہ نے چیونٹی کی اس سخت کوشش کو دیکھا تو اس کے اندر انقلاب پیدا ہوا، اس نے مایوسی کو دُور بھگایا، ایک نئے جوش و جذبے سے پھر اسی علاقے پر حملہ کیا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد**

چیونٹی کی کوشش سے سبق حاصل کیجئے

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس حکایت سے معلوم ہوا! مسلسل کی جانے والی کوشش اور محنت کبھی نہ کبھی ضرور رنگ لاتی ہے، اپنے مقصد کو پانے کے لیے ایک چیونٹی کے کردار میں ہمارے

لیے سیکھنے کو بہت کچھ موجود ہے۔ منزل کتنی ہی دور اور مشکل کیوں نہ ہو، چیونٹی بہت ہمت کرکے اپنے مقصد کی جانب بڑھتی ہے اور بڑی سے بڑی بلندی پا کر ہی دم لیتی ہے۔ یوں ہی معمولی جسم والی چند چیونٹیاں مل کر بڑے بڑے اناج کے دانے اپنے بِل یعنی سوراخ میں گھسیٹ کر لے جاتی ہیں، یہ بھی ان کی مسلسل محنت اور کوششوں کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ہمیں بھی چیونٹیوں سے سبق حاصل کرتے ہوئے مسلسل کوشش کو اپنی زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ مسلسل کوشش سے مشکل کام بھی مکمل ہو ہی جاتا ہے جبکہ بغیر کوشش کے آسان کام بھی بہت مشکل (Difficult) لگنے لگتا ہے۔

کوشش کہاں کریں؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! یاد رکھئے! ☆ ہمیں کوشش اُن کاموں میں کرنی چاہیے، جو اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رِضا کا سبب ہوں، ☆ جن کے کرنے میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہو، ☆ جو دینِ اسلام کی سربلندی کا ذریعہ ہوں، ☆ جن کے کرنے سے دُنیا میں ہماری آمد کا مقصد حاصل ہو سکے، ☆ جن کاموں میں ہمارے مُلک و قوم کا فائدہ ہو، ☆ جن کے کرنے سے مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچے اور وہ کسی کے لیے ناحق تکلیف کا ذریعہ نہ ہوں، قرآنِ کریم میں اللہ پاک نے اپنی راہ میں کوشش کرنے والوں کو کامیابی کی خوشخبری سنائی ہے، چنانچہ

پارہ 21 سورۂ عَنۡکَبُوت کی آیت نمبر 69 میں ارشاد ہوتا ہے:

وَ الَّذِیۡنَ جَاہَدُوۡا فِیۡنَا لَنَہۡدِیَنَّہُمۡ سُبُلَنَا ؕ

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھا دیں گے

تفسیر صراط الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت جو لکھا ہے اُس کا خلاصہ یہ ہے:

(1)...جو(لوگ)اللہ پاک کی فرمانبرداری کرنے کی کوشش کریں گے،اُنہیں ضرور ثواب کے راستے دِکھائے جائیں گے۔

(2)... جولوگ توبہ کرنے میں کوشش کریں گے،ضرورانہیں اِخلاص کے راستے دِکھائے جائیں گے۔

(3)... جولوگ علم حاصل کرنے میں کوشش کریں گے،ضرورانہیں عمل کی راہیں دِکھائی جائیں گی۔

(4)... جو(لوگ) سُنّت کو قائم کرنے میں کوشش کریں گے، انہیں جنت کے راستے دِکھائے جائیں گے۔(صراط الجنان،۷/۴۰۹ ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اس آیتِ کریمہ اور اس کی تفسیر سے معلوم ہوا! جو اسلامی بہن اچھا کام کرے گی وہ اس کا پھل بھی اچھا ہی پائے گی۔ اللہ پاک کی رحمت سے امید ہے ☆جو والدین(Parents) کی فرمانبرداری میں کوشش کرے گی تو دنیاوآخرت میں کامیابیاں اس کے قدم چُومیں گی۔☆جو اسلامی بہنوں کو کھاناوغیرہ کھلانے میں کوشش کرے گی، آخرت کے مراحل اس کے لیے آسان ہوتے جائیں گے،☆جو صدقہ دینے میں کوشش کرتی رہے گی،☆جو گناہوں سے توبہ میں کوشش کرے گی، اُسے اِخلاص کی دولت نصیب ہوگی،☆جو طلبِ علم میں کوشش کرے گی، اسے میدانِ عمل میں کامیابی نصیب ہوگی،☆جو سُنّتیں اپنانے اور سُنّتیں پھیلانے میں کوشش کرے گی تو جنّت جیسی نعمت کی حق دار بنے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رضائے الٰہی حاصل ہونا ہمارا بنیادی مقصد ہونا چاہیے۔ رضائے الٰہی ملنے سے دنیا بھی سنور جاتی ہے اور آخرت بھی جگمگا اُٹھتی ہے۔انسان کوکوشش کے بعد کامیابیوں سے نوازنے والا ربِّ کریم اپنے کلامِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:

وَ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُؕ ترجَمۂ کنز العرفان: اور اللہ کی رِضا سب سے بڑی چیز ہے۔ (پ۱۰، التوبہ:۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رِضائے الٰہی کے لئے عبادت

پیاری پیاری اسلامی بہنو! رضائے الٰہی جیسی کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری علم حاصل کرکے اس کے مطابق اللہ پاک کی عبادت کرنی چاہیے۔ کیونکہ عبادت کی قبولیت کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسی انداز سے کی جائے جیسا شریعت نے حکم دیا ہے۔ یاد رکھئے! ☆**علم حاصل کرکے اللہ پاک کی عبادت** شیطان کے چُنگل سے نکلنے کا طریقہ ہے۔ ☆ **اللہ** کا قُرب پانے کا باعث ہے۔ ☆ گناہوں کے مرض سے شفا پانے کی دوا ہے۔ ☆ ظاہر و باطن کی اصلاح کا باعث ہے۔ ☆ روح کی تازگی کا باعث ہے، ☆ یہ وہ ذریعہ ہے جو انسان کو اللہ پاک کے قریب کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن ہر وقت علم و احکامِ شریعت کے تقاضوں کے مطابق اللہ پاک کی عبادت میں مصروف رہتے اور فرائض وواجبات کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت کرکے رضائے الٰہی حاصل کرنے کی کوشش میں مگن رہتے تھے۔ آیئے! بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْن کی عبادت کے واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی عبادت

اِنسانوں اور جنّوں کے غوث، حضور شیخ سید عبدُ القادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه 40 سال تک عشا کے وضو سے فجر کی نماز ادا کرتے رہے، 15 سال تک رات بھر میں ایک قرآنِ پاک ختم کرتے رہے۔ (بهجة

الاسرار، ذکر فصول من کلامه ...الخ، ص۱۱۸) ہر روز ایک ہزار(1000) رکعت نفل ادا فرماتے تھے۔

(تفریح الخاطر، ص۳۶)

سفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی عبادت

حضرت سُفیان ثوری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو اُن کے اِنتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللہُ بِكَ یعنی اللہ کریم نے آپ کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمایا؟ جواب دیا: میں نے اپنے ربِّ کریم کا دِیدار کیا تو اللہ کریم نے مجھ سے فرمایا: اے ابنِ سعید! تجھے مُبارک ہو، میں تجھ سے راضی ہوں، کیونکہ جب رات ہو جاتی تھی تو تم آنسوؤں اور دل کی نرمی کے ساتھ میری عبادت کرتے تھے، جَنّت(Heaven) تمہارے سامنے ہے جو محل لینا چاہو لے لو اور تم میری زیارت کرتے رہو، کیونکہ میں تم سے دُور نہیں ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء، سفیان الثوری، ۷/۷۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اللہ پاک کی رِضا پانے کے لئے کس قدر کوشش کرتے تھے، دن ہو یا رات ان کی زندگی کا مقصد ایک ہی ہوتا تھا کہ ہمیں اپنے ربّ کریم کو راضی کرنا ہے، جب یہ مقدس ہستیاں اللہ پاک کی عبادت اس انداز سے کرتی ہیں کہ جس طرح کرنے کا حکم ہے تو ربِّ کریم انہیں اپنی رِضا کی خوشخبری سناتا ہے۔ لیکن افسوس! فی زمانہ ہم دنیوی اعتبار سے تو ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتی ہیں، مثلاً کسی کا عالیشان مکان دیکھ کر اپنے شوہر، والد یا بھائی کو اس جیسا مکان بنانے کی خواہش کرتی ہیں، کسی کو عمدہ کپڑے پہنے دیکھا تو ویسا ہی پہننے کی خواہش کرتی ہیں،

کیا کبھی کسی اسلامی بہن کو نیکیوں میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیکیوں کے لئے کوشش کرنے کا جذبہ بیدار ہوا؟ کیا کسی اسلامی بہن کو نماز پڑھتا دیکھ کر ہمارا بھی پانچوں نمازیں ادا کرنے کے لئے کوشش کرنے کا ذہن بنا؟ کسی اسلامی بہن کو سنتوں پر عمل کرتی دیکھ کر کبھی سُنّتوں کو اپنانے کا جذبہ بیدار ہوا؟ کسی اسلامی بہن کو گھر درس، علاقائی دورے، ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کرتی دیکھ کر ہم نے بھی ان کاموں کے لئے کوشش کی؟ اے کاش! اسلامی بہنوں کو نیک کاموں میں مشغول دیکھ کر ہمارے اندر بھی نیک بننے کے لئے کوشش کرنے کا جذبہ بیدار ہو جائے۔ آیئے! ذوقِ عبادت بڑھانے کی نِیَّت سے ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا واقعہ سنتی ہیں، چنانچہ

رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ

حضرت حبیب نجّار رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ رات بھر عبادت کرتے، دن بھر روزہ رکھتے، افطار کیلئے جو کھانا حاضر کیا جاتا وہ بھی دوسروں میں تقسیم فرما دیتے اور خود ساری رات بُھوکے ہی عبادت میں گزار دیتے۔ جب صبح کا وقت قریب آتا تو عاجزی و انکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں یوں دعا کرتے: میں غفلت کے سمندروں میں ڈُوبا رہا اور گناہ کے میدانوں میں چلتا رہا۔ یاالٰہی! یہ تیرا ذلیل، گنہگار اور بیمار بندہ تیرے کرم کے دروازے پر حاضر ہے اور تجھ سے پناہ کا طلب گار ہے۔

(الروض الفائق، باب فی النزیہ و ذکر الصالحین، ص ۲۴۶ ملخصاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن عبادتِ الٰہی کا کس قدر شوق و جذبہ رکھتے تھے اور کثرت سے عبادت کرنے کے بعد بھی اللہ کریم کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کرتے ہوئے اس کی قبولیت کی دعائیں کرتے تھے، ☆ ہمیں بھی اللہ پاک کی خوب

عبادت کرکے رِضائے الٰہی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، ☆قبر کی روشنی کا سامان کرنا چاہیے، ☆روزِ محشر کی گرمی سے بچنے کا سامان کرنا چاہیے، ☆میزان میں نیکیوں کے پلڑے کو بھاری کرنے کا کچھ سامان کرنا چاہیے، ☆پُل صراط کو پار کرسکنے کا سامان کرنا چاہیے، ☆جنّت کے بلند درجات حاصل کرنے کا سامان کرنا چاہیے۔

یاد رکھیے! اللہ پاک نے ہمیں اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے، اس مقصد میں کامیابی کیلئے انسان کو اس دنیا میں بہت مختصر سے وقت کیلئے بھیجا گیا ہے، ہمیں اس وَقفے میں قبر و حشر کے معاملات کیلئے تیاری کرنی ہے، لہٰذا سمجھدار اسلامی بہن وہی ہے جو اس مختصر سے وقت کو غنیمت جانتے ہوئے قبر و حشر کی تیاری میں مشغول ہو جائے اور لمحہ بھر بھی اپنا قیمتی وقت فضول کاموں میں برباد نہ کرے، کیونکہ کسی کو نہیں معلوم کہ آئندہ لمحے وہ زندہ بھی رہے گی یا موت اسے ہمیشہ کیلئے گہری نیند سُلا دے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دنیا و آخرت میں کامیابی

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا و آخرت میں کامیابیاں پانے کے لیے بہت سے نیک اعمال کو اِستقامت کے ساتھ جاری رکھنے کی کوشش کرنا بہت ضروری ہے۔ ضروری علم و عمل کے ساتھ ساتھ حقوق کی ادائیگی کی بھی بڑی اَہَمِّیّت ہے۔ ہمارے اچھے سلوک کے سب سے زیادہ حق دار ہمارے ماں باپ ہیں، **والدین کی فرمانبرداری** میں کوشش بھی دنیا و آخرت میں کامیابیوں کا سبب بن سکتی ہے۔ یقیناً والدین اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہیں، ان کی فرمانبرداری کرنا، ان کی ضروریات کو پورا کرنے کی کوشش میں مشغول رہنا ایسی نیکی ہے جو انسان کو دنیا و آخرت میں کامیاب کروا سکتی

ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جن لوگوں نے اپنے والدین کی فرمانبرداری میں کوشش کی تو اللہ پاک نے انہیں ایسا مقام و مرتبہ عطا فرمایا ہے کہ کسی کو تابعین میں سب سے افضل ہونے کا مقام مِلا تو کسی کو تمام اولیا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی سرداری نصیب ہوئی، کسی کو اپنے وقت کا مجدِّد ہونے کا منصب نصیب ہوا تو کسی کو اللہ پاک کی رِضا کی خوشخبری نصیب ہوئی۔ قیامت تک آنے والوں کے دِلوں میں ان کی مَحَبَّت بیدار رہے گی۔ آیئے! والدین کی فرمانبرداری میں کوشش کرنے والے بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے 2 واقعات سنتی ہیں، چنانچہ

(1) ماں کی خدمت اور مرتبۂ وِلایت

حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: سردیوں کی ایک سخت رات میں میری والِدہ نے مجھ سے پانی مانگا، میں گلاس بھر کر آیا تو اُنہیں نیند آگئی تھی، میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا، پانی کا گلاس لئے اِس اِنتظار میں ماں کے قریب کھڑا رہا کہ بیدار ہوں تو پانی پیش کروں، کھڑے کھڑے کافی دیر ہوچکی تھی اور گلاس سے کچھ پانی گِر کر میری اُنگلی (Finger) پر جم کر برف بن گیا تھا۔ بہر حال جب والِدۂ محترمہ بیدار ہوئیں تو میں نے گلاس پیش کیا، برف کی وجہ سے چپکی ہوئی اُنگلی جُوں ہی پانی کے گلاس سے جُدا ہوئی اُس کی کھال اُدھڑ گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں نے دیکھ کر پوچھا یہ کیا؟ میں نے سارا واقعہ عَرض کیا تو اُنہوں نے ہاتھ اُٹھا کر دُعا کی: **اے اللہ! میں اِس سے راضِی ہوں تُو بھی اِس سے راضِی رہنا۔** (سمندری گنبد، ص ۴)

(2) ڈاکو تائب ہوگئے

حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جب علمِ دین حاصل کرنے کے لئے قافلے کے ہمراہ جیلان سے

بغداد روانہ ہوئے، جب ہمدان سے آگے پہنچے تو ساٹھ (60) ڈاکو قافلے پر ٹُوٹ پڑے اور سارا قافلہ لُوٹ لیا۔ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی نے مجھ سے نہ پوچھا، ایک ڈاکو میرے پاس آکر پوچھنے لگا: اے لڑکے! تمہارے پاس بھی کچھ ہے؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں۔ ڈاکو نے کہا: کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس (40) دِینار۔ اس نے پوچھا: کہاں ہیں؟ میں نے کہا: گُدڑی کے نیچے۔ ڈاکو اس کو مذاق تصور کرتا ہوا چلا گیا، اس کے بعد دوسرا ڈاکو آیا اور اس نے بھی اسی طرح کے سوالات کئے، میں نے یہی جوابات اس کو بھی دیئے اور وہ بھی اسی طرح مذاق سمجھتے ہوئے چلتا بنا، جب سب ڈاکو اپنے سردار کے پاس جمع ہوئے تو انہوں نے اپنے سردار (Chief) کو میرے بارے میں بتایا تو مجھے وہاں بُلا لیا گیا، وہ مال کو تقسیم کرنے میں مصروف تھے۔ ڈاکوؤں کا سردار مجھ سے مخاطب ہوا: تمہارے پاس کیا ہے؟ میں نے کہا: چالیس (40) دِینار ہیں، ڈاکوؤں کے سردار نے ڈاکوؤں کو حکم دیتے ہوئے کہا: اس کی تلاشی لو۔ تلاشی لینے پر جب سچائی کا اظہار ہوا تو اس نے تعجب سے سُوال کیا: تمہیں سچ بولنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ میں نے کہا: والدۂ ماجدہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کی نصیحت نے۔ سردار بولا: وہ نصیحت کیا ہے؟ میں نے کہا: میری والدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہا نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی تلقین فرمائی تھی اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ سچ بولوں گا۔ یہ سُن کر ڈاکوؤں کا سردار رو کر کہنے لگا: یہ لڑکا اپنی ماں سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف نہیں ہوا اور میں نے ساری عمر اپنے ربِّ کریم سے کئے ہوئے وعدہ کے خلاف گزار دی ہے۔ اُسی وقت اس سردار نے اپنے ساتھیوں سمیت توبہ کی اور قافلے کا لُوٹا ہوا مال واپس کر دیا۔ (بهجة الاسرار، ذکر طریقه، ص۱٦٨، ملخصا)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے جب اپنی

والدۂ محترمہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہا کی کہی ہوئی نصیحت پر عمل کیا تو اللہ پاک نے ساری زندگی ڈاکے ڈالنے والوں کو توبہ کی توفیق عطا فرمائی، لیکن افسوس! فی زمانہ **عِلْمِ دِین سے دُوری** کے سبب ایسی نادانوں کی بھی ایک تعداد ہے جو ماں باپ کو طرح طرح کی تکلیفیں دیتی ہیں، جو والدین کے ساتھ بات بات پر لڑائی جھگڑا کرتی ہیں، والدین کو خوش کرنے کے بجائے اپنی **نفسانی خواہشات** کے پیچھے لگ کر ماں باپ کو آزمائش میں ڈالتی ہیں، جہاں اپنی مرضی ہو وہاں جائز و ناجائز طریقے سے ماں باپ کو **زبردستی منوانے** کی کوشش کرتی ہیں، مثلاً

اس طرح کی باتیں کی جاتی ہیں ☆مجھے فُلاں جگہ ہی شادی کرنی ہے، میرے ماں باپ کو کیا پتہ، بس میری ہی مرضی چلے گی، مجھے پتہ ہے ، میرے ماں باپ نہیں جانتے۔

☆ میری سہیلی کے پاس تو **قیمتی موبائل** (Expencive Mobile) ہے جبکہ میرے پاس **سادہ موبائل** بھی نہیں، کیا میرا زمانے میں جینے کا کوئی حق نہیں؟

☆میری **اسکول/کالج کی** سہیلیاں **سیر و تفریح** کے لیے مختلف تفریحی مقامات پر جاتی ہیں، **آزادانہ** گُھومتی پھرتی ہیں، مگر میرے باپ کو میرا کوئی اِحساس نہیں، آخر میرے بھی کچھ جذبات ہیں، کیا میں صِرف **گھر کی چاردِیواری** ہی میں قید رہوں؟۔

☆میرے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والیوں کا **لباس** بہت **شاندار اور قیمتی** ہوتا ہے، اپنے سادہ لباس کی وجہ سے مجھے ان میں اُٹھتے بیٹھتے شرم آتی ہے۔

اے غوثِ پاک کی مَحَبّت کا دم بھرنے والیو! کیا ہمارے اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن والدین کی خدمت نہیں کرتے تھے؟ کیا غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے والدہ کی فرمانبرداری پر اپنے 40 دِینار قربان نہیں کر دیے؟ کیا بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ساری رات پانی کا گلاس ہاتھ میں لے کر والدہ

کے جاگنے کا انتظار نہیں کرتے رہے؟ اللہ پاک ہمیں اپنے والدین کو راضی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم سُن رہی ہیں کہ کوشش کرنے والے لوگ کیسے کامیاب ہوتے ہیں۔ یاد رکھئے! عبادت کے لیے علم کی ضرورت اور علم حاصل کرنے کے لیے **کوشش** بہت ضروری ہے۔ آیئے! اس بارے میں ایک بہت بڑے عالم صاحب کا واقعہ سنتی ہیں کہ ان کی کوششوں کی وجہ سے ان پر کیسا کرم ہوا، چنانچہ

کوشش کرنے والا کامیاب طالبِ علم

حضرت علامہ سَعدُالدین تفتازانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ جن کی کتابیں عالِم کورس کے نصاب میں شامل ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ قاضی عبد الرحمٰن شیرازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے حلقۂ درس میں سب سے زیادہ کم ذہن طالب علم تھے، بلکہ کم ذہن ہونے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مثال دی جاتی تھی۔ لیکن اس کے باوجود آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ہمت نہ ہاری بلکہ کسی کی بات کو خاطر میں لائے بغیر اپنے اسباق پڑھنے اور یاد رکھنے کے لئے کوشش اور محنت جاری رکھی۔ ایک دن آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سبق یاد کرنے میں مصروف تھے کہ ایک اجنبی شخص نے آکر کہا: سعدُالدِّین! اُٹھو، ہم گھومنے پھرنے چلتے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: "مجھے گھومنے پھرنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ (میری حالت ایسی ہے کہ) مطالعے کے باوجود مجھے کچھ سمجھ نہیں آتا تو میں بھلا کس طرح سیر کو جاسکتا ہوں؟ یہ سُن کر وہ شخص چلا گیا لیکن کچھ دیر بعد پھر لوٹ آیا اور گھومنے پھرنے کے لیے چلنے کو کہا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے وہی جواب دُہرایا۔ وہ پھر چلا گیا لیکن کچھ دیر بعد دوبارہ لوٹ آیا اور اب کی بار کہنے لگا: آپ کو رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرما رہے ہیں۔ یہ

سُن کر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے بدن پر کپکپی طاری ہوگئی اور ننگے پاؤں ہی رسولِ پاک صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دِیدار کے لیے دوڑ پڑے حتّٰی کہ شہر سے باہر ایک مقام پر پہنچے، جہاں نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک گھنے درخت کے سائے میں جلوہ فرما تھے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سعدُ الدِّین تفتازانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے ارشاد فرمایا: ہمارے بار بار بُلانے پر آپ نہیں آئے؟ آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں عرض کی: "یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھے معلوم نہیں تھا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یاد فرمارہے ہیں اور آپ تو میری کمزور یادداشت سے اچھی طرح آگاہ ہیں، میں آپ کی بارگاہ میں اپنے مرض سے شفا کا طلبگار ہوں۔" حضرت سعدُ الدِّین تفتازانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی فریاد سُن کر دریائے رحمت جوش میں آیا، نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: "اپنا منہ کھولو۔" آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے منہ کھولا تو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنا لُعابِ دَہَن یعنی تُھوک مُبارک آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے منہ میں ڈال دیا، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے لیے دعا فرمائی اور کامیابی (Succes) کی خوشخبری عطا فرما کر گھر لوٹ جانے کا حکم ارشاد فرمایا۔ دوسرے دن جب آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ، قاضی عبدالرحمٰن شیرازی کے درس میں حاضر ہوئے تو دورانِ سبق آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے اُستاد صاحب کے درس میں کچھ علمی سُوالات کئے، درس میں شریک دیگر طلبہ ان سُوالات کی گہرائی تک نہ پہنچ سکے اور فضول و بے معنٰی سمجھ کر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی باتوں کو نظر انداز کرنے لگے، مگر آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کے استاد قاضی صاحب جو میدانِ علم کے شاہ سوار تھے، آپ رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ کی علمی باتیں سُن کر رو پڑے اور مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: "اے سعدُ الدِّین! آج تم وہ نہیں ہو جو کل تھے۔" پھر حضرت سعد الدین تفتازانی رَحۡمَۃُ اللہِ عَلَیۡہ نے تمام واقعہ اُستاد صاحب کی بارگاہ میں بیان کر دیا۔ (شذرات الذھب، سنۃ احدی وتسعین وسبعمائۃ، ۶۸/۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ واقعے میں جہاں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حضرت علامہ سعدُالدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ پر کرم نوازی، فضل و احسان اور حاجت روائی کا پتا چلا، وہیں اس سے اور بھی کئی نکات حاصل ہو رہے ہیں، مثلاً علم دِین حاصل کرنے کے لئے اِستِقامت کے ساتھ کی جانے والی کوشش ہمیشہ رنگ لاتی ہے جیساکہ حضرت علامہ سعدُالدین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی کوشش اوراستقامت نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو کامیاب کروایا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے دور کے بہت بڑے عالم دِین بنےاور آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کئی کتابیں بھی لکھی ہیں۔

یاد رکھئے! علم دِین حاصل کرنے کے لئے کوشش کرناایسی نیکی ہے جو انسان کو کامیابی کی منزلیں طے کرنے میں مدد فراہم کرتی ہے، علم کے میدان میں کامیابی کے ساتھ ساتھ دنیاو آخرت کی کامیابی کا سبب بنتی ہے کیونکہ ☆علم ہی انسان کو حلال و حرام کی پہچان کرواتا ہے، ☆فرض علم حاصل کرنالازم اور رِضائے اِلٰہی کا سبب ہے، ☆علم اللہ پاک کے حکموں کو جاننے کا سبب ہے ☆علم، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی میراث ہے، ☆علم کی وجہ سے انسانوں کی فضیلت مخلوقات پر ظاہر کی گئی، ☆علم نور ہے، ☆علم جہالت کو دُور کرتا ہے، ☆لوگوں کے حقوق پہچاننے اور جھگڑے ختم کرنے کا سبب ہے، ☆ خوفِ خدا حاصل کرنے کا سبب ہے، ☆ اَہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے، ☆علم خوف میں سکون کا سبب ہے، ☆سفر کا ساتھی ہے، ☆ تنہائی کا ساتھی ہے، ☆ تنگدستی و خوشحالی میں رہنما ہے، ☆ دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے، ☆علم جہالت کے مقابلے میں دِلوں کی زندگی ہے، ☆ اندھیریوں کے مقابلے میں آنکھوں کا نُور ہے، ☆علم ایسا نور ہے کہ اگر کوئی کم ذہن انسان بھی اس کو حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ بھی کامیابی کی منازل کو طے کرلیتا ہے، چنانچہ

کوشش نے کامیاب کروادیا

حضرت امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اپنے شاگرد حضرت امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے فرمایا: تم تو بہت کم ذہین (Unintelligent) تھے، مگر تمہاری کوشش اور استقامت نے تمہیں آگے بڑھایا، لہٰذا ہمیشہ سُستی سے بچتے رہنا کہ سُستی ایک بہت بڑی آفت اور منحوس چیز ہے۔

(راہِ علم، ص ۵۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آپ نے سنا کہ کروڑوں حنفیوں کے پیشوا حضرت امامِ اعظم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے شاگردِ خاص حضرت امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کو وصیت فرمائی کہ سُستی سے بچتے رہنا، کیونکہ یہ بہت بڑی آفت اور منحوس چیز ہے، جس کی وجہ سے انسان کامیابی سے محروم ہو جاتا ہے، سُستی کی وجہ سے اِنسان اپنے مقاصد کو پانے میں ناکام ہو جاتا ہے۔ حضرت امام ابو یُوسُف رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسلسل کوششوں کی وجہ سے اپنے دور کے بہت بڑے عالمِ دِین، مفتی اور قاضی بنے۔ یاد رکھئے! سُستی، کامیابی کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے، یہ ایسی منحوس عادت ہے جس کی وجہ سے سینکڑوں دوسری خراب عادتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ طرح طرح کی بیماریاں، بلائیں اور مصیبتیں سب اسی سُستی کا نتیجہ ہیں۔ لہٰذا اس عادت کو ہر گز ہر گز اپنے قریب نہیں آنے دینا چاہئے، بلکہ دِینی و دنیاوی کاموں میں ہر وقت ہمت کر کے لگے رہنا چاہئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اصلاحِ اُمّت اور امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! امیرِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اُن ہستیوں میں سے ایک ہیں کہ جنہیں اللہ پاک نے کئی کمالات عطا کئے ہیں، جن میں سے اصلاحِ اُمّت کے جذبے سے سرشار دِل، پہاڑوں سے زیادہ مضبوط حوصلہ، معاملات کی درست سمجھ کی حیرت انگیز صلاحیت، نیکی کی دعوت میں پیش آنے والے مسائل کو حل کرنے (Solve) اور مشکلات کا سامنا کرنے کی ہمّت جیسی عظیمُ الشّان خوبیاں ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ شروع شروع میں اکیلے ہی منزل کی طرف چلے تھے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے راستے میں کئی رکاوٹیں آئیں مگر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے صبر و استقامت کے ساتھ اپنی کوشش جاری رکھتے ہوئے منزل کی طرف سفر جاری رکھا۔ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے آغاز میں دن میں بسا اوقات ایک سے زائد مرتبہ بیانات کرتے اور بسوں، ٹرینوں میں سفر کرکے گاؤں گاؤں، شہر شہر خود تشریف لے جاتے۔ شروع شروع میں بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ گھر واپَس آتے وقت بس آدھے راستے میں اتار دیتی، رکشہ یا ٹیکسی کا کرایہ ادا کرنے کی طاقت نہ ہونے کے سبب آدھی رات کے وقت پانچ یا چھ کلومیٹر پیدل چل کر گھر آنا پڑتا۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نیکی کی دعوت دینے کے ساتھ ساتھ مریضوں کی عیادت کرتے اور غمی وخوشی کے مواقع پر مسلمانوں کی ایسی دِلجوئی فرماتے کہ وہ متأثر ہوئے بغیر نہ رہتے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مسلسل کوششوں اور اس پر استقامت کا نتیجہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی پیغام دنیا بھر میں پہنچ چکا ہے اور مزید سفر جاری ہے۔

امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انسان کی شخصیت کو درست راستے کی جانب گامزن کرنے کے لئے عملی کوشش فرمائی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور فُحش گوئی جیسے کئی ظاہری و باطنی امراض سے نجات دلانے کا پکّا ارادہ کیا، اپنے **اعمال کا جائزہ** لیتے رہنے کے لیے اُمّتِ مسلمہ کو بذریعہ **مَدَنی انعامات** اپنا محاسبہ

کرنے کا ذہن دِیا، امیر اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے معاشرتی اصلاح کی جانب خصوصی توجہ فرمائی ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے نیکی کی دعوت عام کرنے اور مُعاشرے کی اِصلاح کے لئے ایسے ہزاروں مبلغین تیار کیے جو غیر مسلموں کو ایمان کی دعوت دینے، فاسِقوں کو مُتَّقِی بنانے، غافِلوں کو خوابِ غفلت سے جگانے، جہالت کے اندھیرے کا خاتمہ کر کے عِلم کا نور پھیلانے اور مسلمانوں کو یہ مقصد اپنانے کی ترغیب دلا رہے ہیں کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ"**۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کو اپنی ذات تک محدود نہ رکھا بلکہ **نیکی کی دعوت** عام کرنے کا جذبہ، **مَدَنی کاموں کی دُھن** رکھنے والے، اپنی **جان و مال** کی قُربانی دینے والے مبلغین کو اپنی نگاہِ فیض سے ایسا نوازا کہ اِنہیں مرکزی مجلس شوریٰ کی لڑی میں پرو دیا اور دعوتِ اسلامی کا نظام مرکزی مجلسِ شوریٰ کے تحت کر دیا۔ مُعاشرے کو جس جس میدان میں اِصلاح کی ضرورت پیش آتی گئی، شعبہ جات بنتے چلے گئے۔ اس سلسلے میں ☆اشاعتِ علم کے لئے عظیمُ الشان دِینی درسگاہیں جامعاتُ المدینہ (للبنین وللبنات)، دِینی و دُنیوی تعلیم سے آراستہ دارُالمدینہ (للبنین وللبنات)، ☆خدمتِ قرآن میں مصروف مدرسۃُ المدینہ (للبنین وللبنات)، ☆اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ جیسا علمی و تحقیقی شعبہ، ☆مکتبۃُ المدینہ جیسا اَہلِ سُنّت کا بہت بڑا اِشاعتی ادارہ، ☆مُعاشرے کے مختلف طبقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دلچسپ اور معلوماتی مضامین پر مُشْتَمِل **ماہنامہ فیضانِ مدینہ** ☆لوگوں کو پیش آنے والے مسائل کے شرعی حل کے لئے دارُالافتاء اہلسنّت کا قیام سرِفہرست ہے۔ جبکہ میڈیا کے اس دور میں عالَمِ اسلام کا 100 فیصد گناہوں سے پاک اسلامی چینل **"مَدَنی چینل"** گھر گھر پہنچ کر اِس انداز سے **نیکی کی دعوت** عام کر رہا ہے کہ اس کو ایک سیکنڈ دیکھنے والا بھی اس کی برکتوں سے محروم نہیں رہتا۔ گویا ہر ایک **مَدَنی چینل** کی برکتوں سے علمِ دِین حاصل کر رہا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی نے الیکٹرونک میڈیا کی دنیا میں ایک اور شاندار انقلابی کارنامہ انجام دیا ہے، وہ عظیمُ الشّان کارنامہ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ یکم ربیعُ الاوّل 1441 سنِ ہجری بمطابق 30 اکتوبر 2019 عیسوی سے مَدَنی چینل پر بچوں کے لئے **Kids Madani Channel** کے نام سے خصوصی نشریات کا آغاز ہوچکا ہے، جس کا دورانیہ پاکستانی وَقْت کے مطابق روزانہ شام 4 بجے سے لے کر 6 بجے تک ہوتا ہے۔ لہٰذا موقع کو غنیمت جانتے ہوئے اپنے بچوں بچیوں کو دو گھنٹے کی یہ مختصر سی نشریات ضرور دکھائیے اور اس کی برکتیں پائیے۔

108 سے زائد شعبہ جات میں مختلف انداز سے سُنّتوں کی خدمت اور نیکی کی دعوت پہنچانے کا سلسلہ جاری و ساری ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دینی خدمات کے سلسلے میں کی جانے والی یہ کوششیں سورج کی طرح روشن ہیں، جن کا اعتراف آج دنیا بھر میں عاشقانِ رسول عُلَما و عالمات اور عوام کررہے ہیں۔

اللہ پاک کے فضل و کرم، نگاہِ مُصْطَفٰے، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِخلاص، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی دن رات کی کوششوں، عُلَمائے اہلسنّت کی دُعاؤں اور فیضانِ اولیا سے مالامال عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی بڑی تیزی کے ساتھ جانبِ مدینہ رواں دواں ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی اِس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر دِینِ اسلام کی سربُلندی کے لیے اپنا وقت اور اپنا مال پیش کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "**101 مَدَنی پھول**" سے جوتے پہننے کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔ فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1) جوتے کثرت

سے استعمال کیا کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوتا ہے گویا وہ سُوار ہوتا ہے (یعنی کم تھکتا ہے۔) (مُسلِم، ص ۱۱۶۱، حدیث:۲۰۹۶) (2) جوتے پہننے سے پہلے جھاڑ لیجئے تاکہ کیڑا یا کنکر وغیرہ ہو تو نکل جائے۔ (3) فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جب تم میں سے کوئی جوتے پہنے تو سیدھی جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے اور جب اُتارے تو اُلٹی جانب سے اِبتدا کرنی چاہیے تاکہ سیدھا پاؤں پہننے میں اوّل اور اُتارنے میں آخِری رہے۔ (بُخاری، ۴/۶۵، حدیث:۵۸۵۵) (4) عورت زنانہ جوتا ہی استعمال کرے۔ (5) کسی نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ عَنْھا سے کہا کہ ایک عورت (مردوں کی طرح) جوتے پہنتی ہے انھوں نے فرمایا: رَسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے مردانی عورَتوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (ابوداود، ۴/۸۴، حدیث:۴۰۹۹) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی عورتوں کو مردانہ جوتا نہیں پہننا چاہیے بلکہ وہ تمام باتیں جن میں مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وَضع اختیار کرنے (یعنی نقالی کرنے) سے ممانعت ہے، نہ مرد عورت کی وَضع (طرز) اختیار کرے، نہ عورت مرد کی۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۵) (6) جب بیٹھیں تو جوتے اتار لیجئے کہ اِس سے قدم آرام پاتے ہیں (7) (تنگدستی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ) اوندھے جوتے کو دیکھنا اور اس کو سیدھا نہ کرنا "دولتِ بے زوال" میں لکھا ہے: اگر رات بھر جوتا اوندھا پڑا رہا تو شیطان اس پر آکر بیٹھتا ہے وہ اس کا تخت ہے۔ (سنی بہشتی زیور حصہ ۵ ص ۶۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد